امیر معاویہ
رضی اللہ عنہ

مجدد الف ثانی کی نظر میں
رحمہ اللہ تعالی

مؤلف
محمد مبشر تنویر
نقشبندی فاروقی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

امیر معاویہ

رضی اللہ عنہ

مجدد الف ثانی کی نظر میں

رحمہ اللہ تعالی

مؤلف

محمد مبشر تنویر

نقشبندی فاروقی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی

کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیا ورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

پہلی عبارت

(1) حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں:

خلافی و نزاعی کے درمیانِ اصحاب علیھم الرضوان واقع شدہ بود محمول بر ہوائے نفسانی نیست در صحبتِ خیرالبشر نفوسِ ایشان بہ تزکیہ رسیدہ بودند و از امّارگی آزاد گشتہ ، اینقدر میدانم کہ حضرتِ امیر درآن باب بر حق بودہ اند ومخالفِ ایشان بر خطا بود اما ایں خطا خطائے اجتہادی است تا بحدِّ فسق نمیرساند بلکہ ملامت را ہمدریں طور خطا گنجائش نیست کہ مخطی را نیز یک درجہ است از ثواب

ترجمہ:

وہ اختلافات اور جنگیں جو صحابہ کرام علیھم الرضوان کے درمیان واقع ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں تھیں ، حضور خیرالبشر ﷺ کی صحبت میں رہ کر ان حضرات کے مَن پاکیزہ ہو چکے تھے اور نفسِ امّارہ کے چُنگل سے آزاد ہو چکےتھے ، میں اتنا جانتا ہوں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان معاملات میں حق پر تھے اور ان کے مخالف خطا پر تھے لیکن یہ خطا خطائے اجتہادی ہے جو کہ بندے کو فِسق تک نہیں لے جاتی بلکہ خطائے اجتہادی کے معاملے میں تو ملامت کی گنجائش بھی نہیں ہے کیونکہ مُخطِی (یعنی جس سے خطائے اجتہادی واقع ہو) اس کے لیے تو ثواب کا ایک درجہ ہوتا ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصّہ دوم مکتوب نمبر 55 صفحہ 28)

کیا خوب بیان فرمایا ہے کہ ہم مولا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے مخالفین کو برابر نہیں سمجھتے مولا علی کا مقام تو بہت بلند ہے اور وہی تمام اختلافات میں حق پر تھے مگر ان کے مخالفین پر ملامت کرنا اور ان کی بے

ادبی کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ انہیں تو اللہ نے ایک درجہ ثواب کا پھر بھی عطا فرمایا ہے ، تو اللہ جنہیں ثواب دے ہم اس ثواب ملنے پر زبانِ تنقید کیوں استعمال کریں؟.

دوسری عبارت

(2) ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی نے کچھ یوں فرمایا:

ان الانکار عن بعض انکار عن جمیعھم فانھم فی فضیلة صحبة خیر البشر مشترکون و فضیلة الصحبة فوق جمیع الفضائل والکمالات ولھذا لم یبلغ اویس القرنی الذی ھو خیر التابعین مرتبة ادنی من صحبه علیه الصلوۃ والسلام فلاتعدل بفضیلة الصحبة شیئا کائنا ماکان فان ایمانھم ببرکة الصحبة ونزول الوحی یصیر شھودیا ولم یتفق لأحد بعد الصحابة ھذہ الرتبة من الایمان والاعمال متفرعة علی الایمان کمالھا علی حسب کمال الایمان ، وما جری بینھم من المنازعات والمحاربات فمحمول علی محامل صالحة و حکم بالغة ما کانت عن ھوی و جھل ولکن عن اجتھاد و علم وان أخطأ بعضھم فی الاجتھاد فللمخطی درجة ایضاً عند اللہ سبحانه ھذا ھو الطریق الوسط بین الافراط والتفریط الذی اختارہ اھل السنة وھو الطریق الأسلم والسبیل الاحکم

ترجمہ:

کسی ایک صحابی کا انکار کرنے سے در حقیقت تمام صحابہ کرام کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ تمام صحابہ کرام حضور خیرالبشر ﷺ کے صحابی ہونے والی فضیلت میں مشترک ہیں اور فضیلتِ صحابیّت باقی تمام فضیلتوں اور کمالات سے بڑی فضیلت ہے اِسی لیے تو وہ اویس قرنی جو خیر التابعین ہیں (یعنی تمام تابعین سے افضل ہیں) وہ کسی ادنٰی صحابئ رسول ﷺ

کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچ پائے لہذا تُم فضیلتِ صحابیّت کے برابر کسی چیز کو مت سمجھو کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ایمان صحبت کی برکت سے اور مشاہدۂ نزولِ وحی کی برکت سے شہودی تھے اور صحابہ کرام رضی ا للہ عنھم کے بعد ایمان کا یہ رتبہ کوئی نہیں پا سکتا ، اور اعمال کے ثواب کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے جتنا ایمان کامل ہوتا ہے اتنا ہی اعمال کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے ، اور جو مشاجرات اور جنگیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درمیان ہوئیں وہ نیک معانی اور اعلٰی حکمتوں پر محمول ہیں یہ جنگیں خواہشِ نفسانی اور جہالت کی بنیاد پر نہیں ہوئیں بلکہ اجتہاد اور علم کی بنیاد پر ہوئیں اور اگر ان میں سے کسی سے خطا واقع ہوئی ہے تو اس مخطِی (یعنی جس سے خطا ہوئی ہے) کے لیے اللہ کے ہاں ثواب کا ایک درجہ ہے ، یہی طریقہ افراط و تفریط کے درمیان ہے جس کو اہلِ سنّت نے اختیار کیا ہے اور یہی سلامتی والا اور بہترین راستہ ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 59 صفحہ 36)

حضرت مجدد الف ثانی نے اِس حصہ میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ اہم پہلو بھی اجاگر فرمایا ہے کہ اعمال کے ثواب کا دارومدار ایمان پر ہے ایمان جتنا کامل ہو گا عمل کا ثواب اُتنا ہی زیادہ ہو گا لہذا چونکہ صحبت و زیارتِ رسول ﷺ کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا ایمان کامل اور شہودی تھا اِس بنیاد پر صحابی کی نیکی غیرِ صحابی کی نیکی سے افضل ہے کیونکہ ایمان کے اس درجے پر قیامت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جس درجے پر صحابہ کرام فائز تھے کہ اب نہ تو وہ مبارک 63 سال دوبارہ تشریف لائیں گے اور نہ ہی کوئی شرفِ صحبت سے مشرَّف ہو کر صحابی بن پائے گا.

تیسری عبارت

(3) مزید ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایں بزرگواراں را در اوّلِ صحبتِ آں سرور علیه وعلیهم الصوات والتسلیمات آں میسّر می شد کہ اولیائے امّت را در نہایت النہایة شمّہ ازاں کمال دست می دہد لہذا وحشی کہ قاتلِ حضرتِ حمزہ علیه الرحمة کہ یک مرتبہ در بدوِاسلامِ خود بشرفِ صحبتِ سید اولین و آخرین علیه وعلی آله الصلوات والتسلیمات والتحیّات مشرّف شدہ بود از اویسِ قرنی کہ خیرالتابعین است افضل آمد و آنچہ وحشی را در اوّلِ صحبتِ خیرالبشر علیه وعلی آله الصلوة والسلام میسّر شد اویس قرنی را بآں خصوصیّت در انتہاء میسّر نشد

اِن بزرگ ہستیوں (صحابۂ کرام) کو سرورِ کائنات صلی اللّٰہ علیه وسلم کی صحبت کے پہلے لمحے میں وہ کمالات اور فیوض و برکات میسّر آئے کہ بعد میں آنے والے تمام اولیائے امّت اپنے کمالات کے آخری سے آخری درجے پر پہنچ کر بھی اُن برکاتِ صحابہ کی صرف معمولی سی خوشبو ہی پا سکے (جو برکات صحابہ کو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم کی صحبت کے پہلے لمحے میں میسّر آئیں) اِسی وجہ سے حضرتِ وحشی رضی اللّٰہ عنہ جو کہ حضرت حمزہ رضی اللّٰہ عنہ کے قاتِل ہیں وہ اپنے اسلام کے آغاز میں حضور سیّدالاوّلین و الآخرین صلی اللّٰہ علیه وسلم کی پہلی صحبت پاتے ہی فوراً حضرت اویسِ قرنی سے افضل ہو گئے حالانکہ اویسِ قرنی رضی اللّٰہ عنہ خیرالتابعین (تمام تابعین سے افضل) ہیں اور جنابِ وحشی رضی اللّٰہ عنہ کو حضور خیرالبشر صلی اللّٰہ علیه وسلم کی صحبت کے آغاز میں ہی وہ کچھ مِل گیا جو کہ حضرت اویسِ قرنی رضی اللّٰہ عنہ کو اپنے مجاہدات و کمالات کے آخری درجے میں بھی نہ مِل سکا.

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب نمبر 66 صفحہ 47)

سبحان الله ! کیا خوب انداز ہے سمجھانے کا

فرمایا ایک طرف وہ صحابی ہیں جنہوں نے حالتِ کفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان کو شہید کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد فرمایا تھا کہ کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ مجھے اپنی صورت نہ دِکھاؤ ؟ (بخاری 4072)

اور دوسری جانب وہ تابعی ہیں جنہیں تمام تابعین سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قرار دیا (جیسا کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 6491 میں ہے ، "ان خير التابعين رجل يقال له أويس") اور یہ بہت بڑے متقی پرہیزگار اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن سے دعا کروانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اور جنابِ عمر فاروق رضی اللہ عنه نے ان سے اپنی بخشش کی دعا کروائی تھی (جیسا کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 6492 میں تفصیل موجود ہے)
مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں جو کچھ بھی ہو جائے جنابِ اویسِ قرنی صحابی تو نہیں ہیں لہذا وہ اس رتبے کو چھُو بھی نہ سکے جو رتبہ جنابِ وحشی رضی اللہ عنه کو پہلی زیارت میں ہی نصیب ہو گیا تھا.

چوتھی عبارت

(4) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنه کے متعلّق حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز جنابِ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنه (المتوفی 181 ہجری) کا ایک فرمان ذکر فرماتے ہیں:

شخصے از عبداللہ بن مبارک قدس سرہ سوال کرد ایھما افضل معاویة ام عمر بن عبدالعزیز قال الغبار الذی دخل انف فرس

معاوية مع رسول اللہ صلى اللہ عليه وآله وسلم خير من عمر بن عبدالعزيز كذا مرة

ترجمہ:

ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا کہ معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز ؟ تو عبداللہ بن مبارک قدس سرہ نے جواباً فرمایا: وہ غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کی معیّت میں جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوئی وہ غبار بھی عمر بن عبدالعزیز سے کئی گُنا افضل ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر 66 صفحہ 47)

جنابِ عبد اللہ بن مبارک کی اِس روایت کو امام ابن حجر مکّی رحمة اللہ علیه نے "تطهير الجنان" میں ذکر فرمایا ہے جس میں جنابِ عبداللہ بن مبارک کا جواب تفصیل سے موجود ہے اور اُس میں "بألف مرة" کے الفاظ ہیں یعنی جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک کی غبار عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ایک ہزار گُنا افضل ہے اور آگے جنابِ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صلى معاوية خلف رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم فقال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم "سمع اللہ لمن حمدہ" فقال معاوية "ربنا لك الحمد" فما بعد هذا الشرف الأعظم ؟

ترجمہ:

جنابِ عبداللہ بن مبارک قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جنابِ امیر معاویہ رضی الله عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے رکوع سے اٹھتے ہوئے فرمایا: "سمع اللہ لمن حمدہ" اور

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا "ربنا لك الحمد" تو اِس اعلٰی شرف کے بعد باقی کہنے کو بچتا ہی کیا ہے ؟

(تطھیرالجنان مع الصواعق المحرقة صفحہ 387)

پانچویں عبارت

(5) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت اجاگر کرتے ہوئے مجدّد الف ثانی مزید فرماتے ہیں:

لاتعدل بالصحبة شیئا کائنا ما کان الا تری أن أصحاب رسول الله صلی اللہ علیه وعلیهم وسلم وبارك فضلوا بالصحبة علی من عداهم سوی الأنبیاء علیهم السلام وان کان اویسا قرنیا او عمر مروانیا مع بلوغهما نهایة الدرجات ووصولهما غایة الکمالات سوی الصحبة فلا جرم صار خطاء معاویة خیرا من صوابهما ببرکة الصحبة

ترجمہ :

شرفِ صحابیّت کے برابر کسی بھی چیز کو مت سمجھو ، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اصحابِ رسول اللہ علیه وعلیهم وبارك وسلم شرفِ صحابیّت کی وجہ سے انبیاء کے علاوہ باقی سب سے افضل قرار پائے اگرچہ اویس قرنی یا عمر بن عبدالعزیز ہی کیوں نہ ہوں جو درجات کی انتہاء تک پہنچے اور اعلٰی کمالات حاصل کر گئے سوائے صحابیّت کے ، پس بے شک جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا جنابِ اویسِ قرنی اور عمر بن عبدالعزیز رضی الله عنھما کی درستگی سے افضل ہے کیونکہ جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیّت کی برکت پانے والے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر 120 صفحہ 123)

چھٹی عبارت

(6) پھر مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

امام مالک کہ از تابعین است و اعلمِ علماء مدینہ شاتمِ معاویہ و عمرو بن العاص را بقتل حکم کردہ است چنانچہ بالا گذشت اگر او مستحقِ شتم مے بود چرا حکم بقتل شاتمِ او می کرد پس معلوم شد کہ شتم او را از کبائر دانستہ حکم بقتل شاتمِ او کردہ و ایضاً شتمِ او را در رنگِ شتمِ ابی بکر و عمر و عثمان ساختہ است چنانکہ گذشت پس معاویہ مستحقِ ذم و نکوہش نباشد

ترجمہ ... امام مالک جو کہ تابعی ہیں اور علمائے مدینہ شریف میں سب سے بڑے عالِم ہیں انہوں نے حضرت امیر معاویہ اور حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کے قتل کا حکم جاری کیا ، پس اوپر گزر چکا کہ اگر معاویہ رضی اللہ عنہ گالی کے مستحق ہوتے تو امام مالک گالی دینے والے کے قتل کا حکم کیوں دیتے ؟ پس معلوم ہو گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینا امام مالک کبیرہ گناہ جانتے تھے تبھی تو حکمِ قتل دیا اور ہاں یہ بھی ہے کہ امام مالک نے جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کو ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنھم کو گالی دینے کی طرح قرار دیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا پس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مذمّت اور تنقید کے مستحق نہیں ہیں۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 59)

اس عبارت میں حضرت مجدّد الف ثانی واضح دو ٹوک الفاظ میں اپنا موقف بیان فرما رہے ہیں کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مذمّت یا تنقید کے مستحق نہیں ہیں۔

ساتویں عبارت

(7) جنگِ صفّین کے متعلّق مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

اے برادر معاویہ تنہا دریں معاملہ نیست بلکہ نصفے از اصحابِ کرام کم و بیش دریں معاملہ باوے شریک اند پس محاربانِ امیر اگر کفرہ یا فسقہ باشند اعتماد از شطرِ دین می خیزد کہ از راہِ تبلیغِ ایشاں بما رسیدہ است و تجویز نکند ایں معنی را مگر زندیقی کہ مقصودش ابطالِ دین است

ترجمہ۔ فرمایا: اے بھائی! اِس جنگ والے معاملے میں اکیلے معاویہ نہیں تھے بلکہ صحابہ کرام میں سے کم و بیش آدھے صحابہ اس معاملہ میں جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے پس اگر مولا علی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کو ہم کافر یا فاسق کہیں گے تو یوں تو دین کے اُس حصّے سے اعتماد ہی اٹھ جائے گا جو ان صحابہ کرام کی تبلیغ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے ، اور یہ بات صرف وہی کر سکتا ہے جو زندیق ہو اور اس کا مقصد دینِ اسلام کو باطل قرار دینا ہو۔

(مکتوباتِ امام ربانی جلد 1 دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 59)

آٹھویں عبارت

(8) مزید حضرت مجدّد پاک فرماتے ہیں:

محق را محق گوئیم و مخطی را مخطی حضرت امیر برحق بودند و مخالفانِ ایشاں بر خطا زیادہ بریں فضولی است

ترجمہ:

فرمایا: میں حق والے کو حق پر کہتا ہوں اور خطا والے کو خطا پر کہتا ہوں ، حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر تھے اس سے زیادہ کچھ کہنا فضول ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 266 صفحہ 132)

اِس جملے سے یہ واضح فرمایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم بالکل چپ رہو اور کسی کو حق پر یا خطا پر نہ کہو بلکہ فرمایا اتنی تو اجازت ہے کہ تم کہو کہ مولا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یہ بھی کہو کہ اُن کے مقابِل حضرات خطا پر تھے مگر اس سے زیادہ کچھ بولنا یا ان معاملات کی گہرائی تک جانا اور تاریخی روایات کو بنیاد بنا کر اُن حضرات میں سے کسی پر تنقید کرنا یہ تمام کام فضول ہیں اور بے ادبی کے زمرے میں آتے ہیں۔

نویں عبارت

(9) ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی کچھ یوں فرمایا:

منازعات و محاربات کہ درمیانِ ایشاں واقع شدہ است بر محاملِ نیک صرف باید کرد و از ہوا و تعصّب دور باید داشت زیراکہ آں مخالفات مبنی بر اجتہاد و تاویل بودہ نہ بر ہوا و ہوس چنانکہ جمہور اہلِ سنّت برآنند اما باید دانست کہ۔محاربانِ حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجھه بر خطا بودہ اند و حق بجانبِ حضرتِ امیر بودہ لیکن چوں ایں خطا خطائے اجتہادی است از ملامت دور است و از مواخذہ مرفوع

ترجمہ: جو منازعات اور جنگیں اِن حضرات کے درمیان واقع ہوئیں اُنہیں نیک معانی کی طرف پھیرنا چاھئیے اور انہیں خواہشاتِ نفسانی اور تعصّب سے دُور جاننا چاھئیے کیونکہ یہ تمام اختلافات اجتہاد کی بنیاد پر ہوئے تھے نہ کہ خواہشات کی بنیاد پر ، جیسا کہ جمہور اہلِ سنّت کا یہی موقف ہے ، لیکن یہ ذہن نشین کرنا چاھئیے کہ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجھه کے مخالفین خطا پر تھے اور حق مولا علی کی طرف تھا لیکن چونکہ یہ خطا خطائے اجتہادی ہے لہذا ملامت سے دُور ہے اور اِس پر کوئی مواخذہ بھی نہیں ہے۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصّہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 57)

دسویں عبارت

(10) ایک مقام پر تمام صحابہ کی اجتماعی فضیلت یوں بیان کرتے ہیں:

پس ہمہ را بزرگ باید داشت و بہ نیکی یاد باید کر زیراکہ صحابہ ہمہ عدول اند

ترجمہ۔ تمام صحابہ کرام کو بزرگ جانو ، اور سب صحابہ کو نیکی سے یاد کرو کیونکہ تمام صحابہ کرام عادِل ہیں۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب نمبر 210 صفحہ 112)

گیارہویں عبارت

(11) سورۃ الحدید کی آیت کا یہ حصّہ "وکلا وعد اللہ الحسنٰی" کو ذکر کرنے کے بعد مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

پس ہمہ موعود بہ بہشت باشند ملاحظہ باید نمود کہ ایں قسم بزرگواراں را بد یاد کردن و سوءِ ظن بایشاں نمودن چہ دُور از انصاف و دیانت است

ترجمہ:

پس تمام صحابہ سے جنّت کا وعدہ کیا گیا ہے دیکھنا چاھئے کہ ایسی بزرگ ہستیوں کو بُرا یاد کرنا اور ان سے متعلّق بد گمانی کرنا انصاف اور دیانتداری سے کتنی دُوری ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 2 دفتر سوم حصّہ ہشتم مکتوب نمبر 24 صفحہ 61)

اس مقام پر حضور مجدّد الف ثانی نے تمام صحابہ کرام کو جنّتی قرار دیا ہے۔

بارہویں عبارت

(12) ایک مقام پر مجدّد پاک فرماتے ہیں:

ہیچ ولی بمرتبۂ صحابی نرسد

ترجمہ:

کوئی ولی کسی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا.

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتراول حصہ سوم مکتوب نمبر 207 صفحہ 99)

تیرہویں عبارت

(13) آخر میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمه اللہ کا ایک فرمان ذکر کرتے ہیں:

تلك دماء طهر اللہ عنها ايدينا فلنطهر عنها السنتنا

ترجمہ:

یہ ایسی جنگیں تھیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے لہذا ہمیں چاھیے کہ ہم اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھیں.

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر 210 صفحہ 113)

نوٹ:

یہ مکتوبات شریف کے محض چند حوالہ جات ہیں جنہیں shortly ذکر کیا گیا ہے ، حضرت مجدّد الف ثانی نے مکتوبات شریف میں پچاس (50) سے زائد مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنهم کے متعلّق سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے بالخصوص جلد نمبر 1 کے مکتوب نمبر 251 کا مطالعہ انتہائی مفید ثابت ہو گا ، اگر فارسی نہ ہو تو اردو ترجمہ خرید کر ضرور مطالعہ کرنا چاهئے۔

اللہ ہم سب کو حضرت مجدّد الف ثانی کے فیضان سے مستفیض فرمائے ، (آمین)

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی